ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم مرحوم

جہنّم

ہوس کی شمع کا پروانہ ہونا — دلوں کا عشق سے بیگانہ ہونا

لطیف احساس سے محرومیٔ دل — تگ و دو حرص کی، گم کردہ منزل

بصیرت کا عدم، تنگی نظر کی — پرستاری جمالِ مال و زر کی

سدا بے سوز اور بے درد رہنا — دلوں کا بن کے پتھر سرد رہنا

نہ ہمت اور نہ مقصد کی بلندی — خور و نوش و طرب کی ہوشمندی

خودی میں کچھ تلاشِ گل نہ ہونا — گلِ آدم کا کھل کر گل نہ ہونا

ہر اک حالت میں ہے گھاٹے کا احساس — سرابِ دہر سے بجھتی نہیں پیاس

سکوں دن میں نہ کوئی چین شب میں — طرب سب گم ہے لذت کی طلب میں

بھڑکنا جان کا نارِ حسد سے — اندھیرا روح کا افکارِ بد سے

دلِ انساں کا بے پرواز ہونا — ربابِ جاں کا بے آواز ہونا

جو کنکر ہے اسے گوہر سمجھنا — کسی زنجیر کو زیور سمجھنا

جہنم

پریشاں خاطری، بے ضبط ہونا
شجر سے شاخ کا بے ربط ہونا

بنا کر وہم کے بُت اُن سے ڈرنا — ہزاروں مرتبہ بے موت مرنا
خود اپنی ذات تک محدود رہنا — دریچہ قلب کا مسدود رہنا
کسی کے ظلم سے مرعوب ہونا — غلامی کا بہت مرغوب ہونا
نہ یزداں کی، نہ کچھ پہچان اپنی — نہ جانے کُن، کچھ نادان اپنی
وہ محرومی ہے یزداں ناشناسی — سمندر میں بھی جاں جس سے ہو پیاسی
غمِ دنیا سے ہے گو منتشر دل — نوائے راز سے ہے بے اثر دل
نہیں ہے کوئی ایندھن کا جہنم — ہے عاصی کے لیے مَن کا جہنم
غلط راہوں پہ جب چلتا ہے انساں — خود اپنی آگ میں جلتا ہے انساں
سکوں حاصل، نہ کوئی سرخوشی ہے — یہ جینا اک مسلسل خودکشی ہے

جہنم اور جنت بھی ہے دل میں
ہیں دونوں آدمی کے آب و گِل میں